اور کاغذ بہتر مجلد قیمت للعہ ملنے کا پتہ :- مکتبۂ جامعہ ملیہ۔ نئی دہلی۔

مولانا محمد اسمٰعیل میرٹھی ہمارے ادبی کاروان رفتہ کے ایک خوش گام و تیز قدم رہرو تھے۔ اب سے بیس پچیس سال قبل اُن کی ریڈریں ایک ایک اسکول میں پڑھی جاتی تھیں اور اُنکی نیچرل نظمیں بچوں کی نوک زبان پر ہوتی تھیں اُنہوں نے بچوں میں اُردو ادب کا صحیح مذاق پیدا کرنے میں بے شبہ وہی کام کیا ہے جو مولانا حالی نے خفتہ بخت قوم کے بڑے لوگوں کو بیدار کرنے میں کیا۔ وہ نثر سے زیادہ نظم میں ایک مخصوص طرز کے موجد تھے، اور یہ کہنا صحیح ہوگا کہ اُردو میں نیچرل شاعری کو جدید رنگ میں پیش کرنے کی ایجاد کا سہرا انہی کے سر ہے۔ اب اُنکے فاضل صاحبزادے نے اُن کے تمام کلام کو یکجا کرکے حُسن ترتیب کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اور اس سے پہلے ایک طویل مقدمہ میں اُن کے حالات اور اخلاق و عادات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ یہ حالات جن سے اُس عہد کی علمی اور ادبی سرگرمیوں کی تاریخ بھی اجمالاً معلوم ہوجاتی ہے۔ ۱۵۲ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد کلیات کا آغاز ہوتا ہے جن میں مولانا کی مثنویات، مربع مخمس، مسدس، مثمن، ترجیع بند، قصائد، قطعات، قطعات تاریخ، غزلیات، رباعیات، نظم بے قافیہ، متفرقات، اور پھر فارسی کلام غرض کہ سب ہی کچھ ہے۔ اور ۵۱۴ صفحات پر ختم ہوا ہے۔ یہ صدائیں اگرچہ پُرانی ہوچکی ہیں۔ اور آج اُردو شاعری زبان و بیان اور وسعت خیال کے اعتبار سے کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے لیکن جدید کے رنگ و روغن کے باوجود "قدیم" کی سادگی و صفائی اپنے اندر اب بھی ایک خاص کشش اور جاذبیت رکھتی ہے۔ اُمید ہے کہ یہ مجموعہ دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائیگا۔ فاضل مرتب نے ہم خرما و ہم ثواب کے مطابق اس کتاب کی پوری آمدنی اسمٰعیل ہائی اسکول میرٹھ کے لیے وقف کردی ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو اس کی قدر کرنی چاہیے۔ کتاب میں آرٹ پیپر پر مولانا، ان کے بچوں اور اُن کے مکانات وغیرہ کے گیارہ فوٹو بھی ہیں۔

کربلا کے بعد۔ مولفۂ حافظ سید عزیز حسن صاحب بقائی اڈیٹر رسالہ پیشوا دہلی۔ تقطیع $\frac{۲۲×۱۸}{۸}$ ضخامت ۳۶۰ صفحے کاغذ اور کتابت و طباعت بہتر قیمت عہ پتہ :- منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد اُردو بازار دہلی۔

سید صاحب نے پہلے "مظلوم کربلا" ایک کتاب لکھی تھی جس میں اُنہوں نے کربلا کے خونی واقعات اپنے خاص انداز میں قلمبند کیے تھے۔ اب زیر تبصرہ کتاب میں اُنہوں نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ کربلا کے بعد بھی سادات بنی فاطمہ پر کیسے کیسے ظلم ہوتے رہے۔ زبان بہت صاف سلیس اور شگفتہ و رفتہ ہے۔ البتہ واقعات کے اخذ کرنے میں احتیاط سے کام نہیں لیا گیا۔ اس طرح کی روایتوں کے لیے عربی ادب کی بعض کتابیں جن میں رطب و یابس سب ہی کچھ بھرا ہوا ہے